علم غیب

غلام مصطفیٰ ظہیر امن پوری

علم غیب اللہ تعالیٰ کا خاصہ ہے۔ اہل سنت والجماعت کا اجماعی عقیدہ ہے کہ نبی کریم ﷺ غیب نہیں جانتے تھے۔ آپ ﷺ نے جو بھی خبر دی ہے، وہ وحی سے دی ہے۔ جو ہو گیا، جو ہونے والا ہے اور جو نہیں ہوا، اگر وہ ہوتا، تو کیسے ہوتا؟ اس کا علم اللہ تعالیٰ کے پاس ہے۔ عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام کے بارے نصاریٰ یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ آپ علیہ السلام غیب جانتے ہیں۔ بعض لوگ نبی کریم ﷺ کو عالم الغیب کہتے ہیں۔ ان کا یہ عقیدہ نصاریٰ کے عقیدہ کے موافق ہے۔ طرہ یہ کہ یہ لوگ عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں یہ عقیدہ نہیں رکھتے۔

❀ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

قُلْتُ : يَا رَسُولَ اللّٰهِ، ذَرَارِيُّ الْمُؤْمِنِينَ؟ فَقَالَ : هُمْ مِنْ آبَائِهِمْ فَقُلْتُ : يَا رَسُولَ اللّٰهِ بِلَا عَمَلٍ؟ قَالَ : اللّٰهُ أَعْلَمُ بِمَا كَانُوا عَامِلِينَ قُلْتُ : يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَذَرَارِيُّ الْمُشْرِكِينَ؟ قَالَ : مِنْ آبَائِهِمْ قُلْتُ : بِلَا عَمَلٍ؟ قَالَ : اللّٰهُ أَعْلَمُ بِمَا كَانُوا عَامِلِينَ .

’’میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! مومنوں کے نابالغ بچوں کا کیا حکم ہے؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو ان کے آباء کا حکم ہے۔ میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! بغیر عمل کیے؟ فرمایا: اللہ ہی جانتا ہے کہ وہ کیا عمل کرتے۔ عرض کیا: اللہ

کے رسول! مشرکین کے بچوں کا کیا حکم ہے؟ فرمایا: جوان کے آبا کا حکم ہے۔ عرض کیا: بغیر عمل کیسے؟ فرمایا: اللہ ہی جانتا ہے کہ وہ (بالغ ہوکر) کیا عمل کرتے۔''

(سنن أبي داود : 4712، وسندهٗ صحيحٌ)

❁ حافظ خطابی رحمہ اللہ (۳۸۸ھ) فرماتے ہیں:

فِي هٰذَا إِثْبَاتُ عِلْمِ اللّٰهِ بِمَا كَانَ وَبِمَا يَكُونُ، وَبِمَا لَمْ يَكُنْ، وَبِأَنْ لَّوْ كَانَ كَيْفَ مَا كَانَ يَكُونُ.

''اس حدیث سے ثابت ہوا کہ جو ہو گیا، جو ہونے والا ہے اور جو نہیں ہوا، اگر وہ ہوتا، تو کیسے ہوتا؟ اس کا علم اللہ تعالیٰ کے پاس ہے۔''

(أعلام الحديث : 718/1)

پہلے پہل نبی کریم ﷺ کو علم نہ تھا کہ مسلمانوں کے نابالغ بچے کہاں ہوں گے؟ اسی لیے لاعلمی کا اظہار کیا اور ''اللہ اعلم'' کہہ کر اس علم کی نسبت اللہ تعالیٰ کی طرف کر دی۔ بعد میں بذریعہ وحی بتا دیا گیا کہ وہ جنت میں ہوں گے۔

❁ فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿عَالِمُ الْغَيْبِ فَلَا يُظْهِرُ عَلٰى غَيْبِهٖ أَحَدًا ❁ إِلَّا مَنِ ارْتَضٰى مِنْ رَّسُولٍ﴾ (الجن : ۲۶، ۲۷)

''(وہی) عالم الغیب ہے، وہ اپنا غیب کسی پر ظاہر نہیں کرتا، سوائے رسول کے، جسے وہ پسند کرے۔''

❁ علامہ قرطبی رحمہ اللہ (۶۷۱ھ) فرماتے ہیں:

قَالَ الْعُلَمَاءُ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ : لَمَّا تَمَدَّحَ سُبْحَانَهٗ بِعِلْمِ الْغَيْبِ

وَاسْتَأْثَرَ بِهٖ دُونَ خَلْقِهٖ، كَانَ فِيهِ دَلِيلٌ عَلٰى أَنَّهٗ لَا يَعْلَمُ الْغَيْبَ أَحَدٌ سِوَاهُ، ثُمَّ اسْتَثْنٰى مَنِ ارْتَضَاهُ مِنَ الرُّسُلِ، فَأَوْدَعَهُمْ مَا شَاءَ مِنْ غَيْبِهٖ بِطَرِيقِ الْوَحْيِ إِلَيْهِمْ، وَجَعَلَهٗ مُعْجِزَةً لَّهُمْ وَدِلَالَةً صَادِقَةً عَلٰى نُبُوَّتِهِمْ.

''اہل علم نے کہا ہے: اللہ تعالیٰ نے علم الغیب کے ساتھ اپنی مدح کی ہے اور اسے اپنے پاس رکھا ہے، مخلوق کو نہیں دیا۔ یہ دلیل ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی غیب نہیں جانتا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے چنیدہ رسولوں کو مستثنیٰ کیا اور انہیں اپنے غیب میں سے جتنا چاہا بذریعہ وحی عطا کر دیا۔ اللہ تعالیٰ نے اس غیب کو ان کا معجزہ اور ان کی نبوت کی صداقت پر دلیل بنایا ہے۔''

(تفسير القرطبي: 28/19)

نبی کریم ﷺ نے جو بھی بیان کیا، وہ وحی سے کیا۔ آپ ﷺ وحی کے بغیر نہیں جانتے تھے۔ آپ کے علم میں نہیں تھا کہ قیامت کب واقع ہوگی؟ وغیرہ وغیرہ

❁ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿وَلَا يُحِيطُونَ بِشَيْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖ إِلَّا بِمَا شَاءَ﴾ (البقرة: ٢٥٥)

''لوگ اللہ تعالیٰ کے علم کا احاطہ نہیں کر سکتے، مگر جو اللہ چاہے۔''

نیز فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿وَمَا أُوتِيتُمْ مِنَ الْعِلْمِ إِلَّا قَلِيلًا﴾ (بني إسرائيل: ٨٥)

''تمہیں بہت تھوڑا علم دیا گیا ہے۔''

انسانوں کے پاس جو علم ہے، وہ اللہ تعالیٰ کا عطا کردہ ہے، بشر بذات خود کچھ نہیں

جانتا۔ انبیا بھی جنس بشر سے ہیں، وہ بھی بذات خود نہیں جانتے، بلکہ اللہ تعالیٰ کی وحی کے ساتھ غیبی امور پر آگاہی پاتے ہیں۔

❁ سیدنا حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

قَامَ فِينَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقَامًا، مَا تَرَكَ شَيْئًا يَكُونُ فِي مَقَامِهِ ذٰلِكَ إِلٰى قِيَامِ السَّاعَةِ، إِلَّا حَدَّثَ بِهٖ، حَفِظَهٗ مَنْ حَفِظَهٗ وَنَسِيَهٗ مَنْ نَسِيَهٗ.

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے سامنے (خطاب کے لیے) کھڑے ہوئے اور اُس وقت سے لے کر قیامت تک کے تمام اُمور کو بیان کر دیا۔ (سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں:) یہ خطاب کسی کو یاد رہا اور کسی کو بھول گیا۔''

(صحيح البخاري: 6604، صحيح مسلم: 2891، واللّفظ لهٗ)

یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا معجزہ تھا۔ بذریعہ وحی قیامت تک کے اُمور کے بارے میں آگاہی دی۔ یہی ایک نبی کی شان ہے۔

❁ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا:

لَا تُطْرُونِي، كَمَا أَطْرَتِ النَّصَارَى ابْنَ مَرْيَمَ، فَإِنَّمَا أَنَا عَبْدُهٗ، فَقُولُوا: عَبْدُ اللّٰهِ، وَرَسُولُهٗ.

''جیسے نصرانیوں نے عیسیٰ بن مریم علیہما السلام کی شان میں غلو کیا، آپ میری شان میں غلو نہ کرنا، میں اللہ کا بندہ ہوں، آپ مجھے اللہ کا بندہ اور رسول کہا کریں۔''

(صحيح البخاري: 3445)

❁ **حافظ ابن حجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:**

إِنَّمَا أَنْكَرَ عَلَيْهَا مَا ذُكِرَ مِنَ الْإِطْرَاءِ حَيْثُ أَطْلَقَ عِلْمَ الْغَيْبِ لَهٗ وَهُوَ صِفَةٌ تَخْتَصُّ بِاللّٰهِ تَعَالٰى كَمَا قَالَ تَعَالٰى : ﴿قُلْ لَّا يَعْلَمُ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ الْغَيْبَ إِلَّا اللّٰهُ﴾(النّمل : ٦٧)، وَقَوْلُهٗ لِنَبِيِّهٖ : ﴿قُلْ لَّآ أَمْلِكُ لِنَفْسِي نَفْعًا وَّلَا ضَرًّا إِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ وَلَوْ كُنْتُ أَعْلَمُ الْغَيْبَ لَاسْتَكْثَرْتُ مِنَ الْخَيْرِ﴾(الأعراف : ١٨٨) وَسَائِرُ مَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخْبِرُ بِهٖ مِنَ الْغُيُوبِ بِإِعْلَامِ اللّٰهِ تَعَالٰى إِيَّاهُ لَا أَنَّهٗ يَسْتَقِلُّ بِعِلْمِ ذٰلِكَ كَمَا قَالَ تَعَالٰى : ﴿عَالِمُ الْغَيْبِ فَلَا يُظْهِرُ عَلٰى غَيْبِهٖ أَحَدًا، إِلَّا مَنِ ارْتَضٰى مِنْ رَسُولٍ﴾(الجنّ : ٢٦-٢٧).

''نبی کریم ﷺ نے چھوٹی بچی پر نکیر اس لیے فرمائی کہ اس نے آپ ﷺ کی شان میں غلو کیا اور آپ کے لیے علم غیب کا لفظ استعمال کیا۔ جبکہ علم غیب اللہ تعالیٰ کی صفت ہے، جو اللہ تعالیٰ کا خاصہ ہے۔ فرمان باری تعالیٰ ہے: ﴿قُلْ لَّا يَعْلَمُ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ الْغَيْبَ إِلَّا اللّٰهُ﴾(النّمل : ٦٧)

''(نبی!) کہہ دیجیے کہ زمین و آسمان میں اللہ کے علاوہ کوئی غیب نہیں جانتا۔''

اسی طرح اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی سے فرمایا: ﴿قُلْ لَّآ أَمْلِكُ لِنَفْسِي نَفْعًا وَّلَا ضَرًّا إِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ وَلَوْ كُنْتُ أَعْلَمُ الْغَيْبَ لَاسْتَكْثَرْتُ

مِنَ الْخَيْرِ وَمَا مَسَّنِيَ السُّوءُ﴾(الأعراف : ١٨٨) ''کہہ دیجیے، میں اپنی جان کے نفع ونقصان کا بھی مالک نہیں، مگر جو اللہ چاہے، میں غیب جانتا ہوتا، تو بہت سی بھلائیاں سمیٹ لیتا اور مجھے نقصان نہ پہنچتا۔'' نبی کریم ﷺ جتنی بھی غیب کی خبریں دیتے تھے، وہ اللہ تعالیٰ کے باخبر کرنے سے دیتے تھے، ورنہ نبی کریم ﷺ بذات خود اس کا علم نہیں رکھتے تھے، جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿عَالِمُ الْغَيْبِ فَلَا يُظْهِرُ عَلٰى غَيْبِهٖ أَحَدًا ۞ إِلَّا مَنِ ارْتَضٰى مِنْ رَّسُولٍ﴾(الجنّ : ٢٦_٢٧) ''(وہی) عالم الغیب ہے، وہ اپنا غیب کسی پر ظاہر نہیں کرتا، سوائے رسول کے، جسے وہ پسند کرے۔''

(فتح الباري : 203/9)

نبی کریم ﷺ نے غلو سے منع فرمایا ہے، علم غیب اللہ تعالیٰ کا خاصہ ہے، لہٰذا نبی کریم ﷺ کو عالم الغیب کہنا آپ کی شان میں غلو ہے۔ نبی کو عالم الغیب کہنا عیسائیوں کا وطیرہ ہے، جس سے مسلمانوں کو منع کر دیا گیا ہے۔

❀ سیدنا ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے غزوہ تبوک کے موقعہ پر فرمایا:

سَتَهُبُّ عَلَيْكُمُ اللَّيْلَةَ رِيحٌ شَدِيدَةٌ .

''آج رات تند وتیز آندھی چلے گی۔''

(صحيح البخاري : 1481، صحيح مسلم : 1392)

❀ علامہ ابوالعباس قرطبی رحمہ اللہ (٦٥٦ھ) اس حدیث کی شرح میں فرماتے ہیں:

''یہ نبی کریم ﷺ کے غیبی معجزات میں سے ہے۔ ایسے معجزات بے شمار ہیں،

جن سے قطعی طور پر معلوم ہو جاتا ہے کہ نبی کریم ﷺ کئی ایسی غیبی باتوں کو جانتے تھے کہ جنہیں صرف اللہ ہی جانتا ہے یا اس کا پسندیدہ رسول، جسے وہ خود مطلع فرماتا ہے۔ نبی کریم ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے اس (آندھی والی) خبر سے مطلع فرما دیا، کیونکہ آپ ﷺ رسولوں میں سب سے افضل ہیں۔''

(المُفهِم لما أشكل من تلخيص كتاب مسلم: 58/6)

❁ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

إِنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ سَلَامٍ بَلَغَهُ مَقْدَمُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ فَأَتَاهُ يَسْأَلُهُ عَنْ أَشْيَاءَ، فَقَالَ: إِنِّي سَائِلُكَ عَنْ ثَلَاثٍ لَا يَعْلَمُهُنَّ إِلَّا نَبِيٌّ، مَا أَوَّلُ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ؟، وَمَا أَوَّلُ طَعَامٍ يَأْكُلُهُ أَهْلُ الْجَنَّةِ؟، وَمَا بَالُ الْوَلَدِ يَنْزِعُ إِلٰى أَبِيهِ أَوْ إِلٰى أُمِّهٖ؟، قَالَ: أَخْبَرَنِي بِهٖ جِبْرِيلُ آنِفًا.

''عبداللہ بن سلام کو نبی کریم ﷺ کی مدینہ آمد کی خبر ملی، تو وہ نبی کریم ﷺ کے پاس آئے اور چند سوال کیے۔ عبداللہ بن سلام کہنے لگے: میں آپ سے تین سوال کروں گا، جن کو صرف ایک نبی ہی جان سکتا ہے۔ قیامت کی پہلی نشانی کیا ہے؟ جنتیوں کا پہلا کھانا کیا ہو گا؟ اور بچے کی اپنے والد یا والدہ سے مشابہت کیوں ہوتی ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجھے ان سوالوں کا جواب ابھی ابھی جبریل علیہ السلام نے (وحی سے) بتایا ہے۔''

(صحيح البخاري: 3938)

❁ سیدنا ابوقتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے نبی ﷺ سے عرض کیا:

أَرَأَيْتَ إِنْ قُتِلْتُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ أَتُكَفَّرُ عَنِّي خَطَايَايَ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : نَعَمْ، وَأَنْتَ صَابِرٌ مُحْتَسِبٌ، مُقْبِلٌ غَيْرُ مُدْبِرٍ، إِلَّا الدَّيْنَ، فَإِنَّ جِبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ لِي ذٰلِكَ .

''اگر میں اللہ کے رستے میں شہید ہو جاؤں، تو کیا میرے گناہ معاف ہو جائیں گے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جی ہاں، اگر آپ صبر سے کام لیں، اَجر کی امید رکھیں، دشمن کا مقابلہ کریں اور پیٹھ پھیر کر نہ بھاگے۔ البتہ قرض معاف نہیں ہو گا۔ یہ بات مجھے ابھی ابھی جبریل علیہ السلام نے بتائی ہے۔''

(صحيح مسلم : 1885)

نبی کریم ﷺ نے غیبی اُمور کے بارے میں جو خبر دی، وہ وحی سے دی، جیسا کہ مندرجہ بالا دونوں احادیث سے واضح ہوتا ہے۔

ذیل میں چند احادیث ذکر کی جا رہی ہیں کہ نبی کریم ﷺ بعض اُمور میں لاعلمی کا اظہار فرما رہے ہیں۔

❁ سیدنا مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

إِنَّا لَا نَدْرِي مَنْ أَذِنَ مِنْكُمْ فِي ذٰلِكَ مِمَّنْ لَمْ يَأْذَنْ، فَارْجِعُوا حَتّٰى يَرْفَعُوا إِلَيْنَا عُرَفَاؤُكُمْ أَمْرَكُمْ .

''ہمیں معلوم نہیں ہو رہا کہ کس نے مالِ غنیمت واپس کرنے کی اجازت دی ہے اور کس نے نہیں دی، لہٰذا آپ واپس چلے جائیں اور آپ کا نمائندہ ہمیں آپ کی رائے سے آگاہ کرے۔''

(صحيح البخاري : 2307)

❁ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

إِنْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيَتَعَذَّرُ فِي مَرَضِهِ : أَيْنَ أَنَا الْيَوْمَ، أَيْنَ أَنَا غَدًا اسْتِبْطَاءً لِيَوْمِ عَائِشَةَ .

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی مرض (الوفات) میں بار بار اظہار فرماتے تھے: آج میری باری کس کے ہاں ہے؟ کل کس کے یہاں ہوگی؟ ایسا آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس لیے فرما رہے تھے کہ آپ عائشہ کی باری کو بہت دور خیال کر رہے تھے۔''

(صحيح البخاري : 1389، صحيح مسلم : 2443)

❁ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَدَمَ حَائِطًا لَهُ، فَوَجَدَ فِيهِ سِلْخَ حَيَّةٍ، فَقَالَ : انْظُرُوا أَيْنَ هُوَ؟ .

''نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دیوار گرائی اور اس کے نیچے سانپ کی اُتری ہوئی کھال نکلی۔ تو فرمایا: دیکھیں کہ سانپ کہاں ہے؟

(صحيح البخاري : 3310، واللّفظ لهٗ، صحيح مسلم : 2233)

❁ جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن سے فرمایا:

أَيْنَ عَرِيشُكَ يَا جَابِرُ؟ فَأَخْبَرْتُهُ .

''جابر! آپ کی جھونپڑی کہاں ہے؟ تو میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کے بارے میں بتایا۔''

(صحيح البخاري : 5443)

❁ سیدنا سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

أُتِيَ بِالْمُنْذِرِ بْنِ أَبِي أُسَيْدٍ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حِينَ وُلِدَ، فَوَضَعَهُ عَلٰى فَخِذِهِ، وَأَبُو أُسَيْدٍ جَالِسٌ، فَلَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَيْءٍ بَيْنَ يَدَيْهِ، فَأَمَرَ أَبُو أُسَيْدٍ بِابْنِهِ، فَاحْتُمِلَ مِنْ فَخِذِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاسْتَفَاقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ : أَيْنَ الصَّبِيُّ فَقَالَ أَبُو أُسَيْدٍ : قَلَبْنَاهُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ، قَالَ : مَا اسْمُهُ قَالَ : فُلَانٌ، قَالَ : وَلٰكِنِ اسْمُهُ الْمُنْذِرُ فَسَمَّاهُ يَوْمَئِذٍ الْمُنْذِرَ .

''منذر بن ابی اُسید کی ولادت ہوئی، تو انہیں نبی کریم ﷺ کے پاس لایا گیا۔ آپ ﷺ نے اُنہیں اپنی ران مبارک پر بٹھالیا، (اُن کے والد) ابواُسید رضی اللہ عنہ (پاس) بیٹھ گئے۔ نبی کریم ﷺ کسی کام میں مصروف ہو گئے، تو ابواُسید رضی اللہ عنہ کے ایما پر بچے کو نبی کریم ﷺ کی گود سے اُٹھالیا گیا۔ جب نبی کریم ﷺ کام سے فارغ ہوئے، تو پوچھا: بچہ کدھر ہے؟ سیدنا ابواُسید رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: ہم نے اسے واپس (گھر) بھیج دیا ہے۔ فرمایا: اس کا نام کیا ہے۔ عرض کیا: فلاں، فرمایا: نہیں، اس کا نام ہوگا: منذر، تو اُس دن سے اُس کا نام منذر رکھ دیا گیا۔''

(صحيح البخاري : 6191، صحيح مسلم : 2149)

❁ سیدنا سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

جَاءَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْتَ فَاطِمَةَ، فَلَمْ يَجِدْ عَلِيًّا فِي الْبَيْتِ، فَقَالَ : أَيْنَ ابْنُ عَمِّكِ؟ فَقَالَتْ : كَانَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ شَيْءٌ، فَغَاضَبَنِي فَخَرَجَ، فَلَمْ يَقِلْ عِنْدِي، فَقَالَ

رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِإِنْسَانٍ انْظُرْ، أَيْنَ هُوَ؟ فَجَاءَ فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللّٰهِ هُوَ فِي الْمَسْجِدِ رَاقِدٌ، فَجَاءَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُضْطَجِعٌ .

''رسول اللہ ﷺ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے گھر تشریف لائے، سیدنا علی رضی اللہ عنہ گھر نظر نہ آئے، تو پوچھا: آپ کے چچا زاد کہاں ہیں؟ عرض کیا: ہمارے درمیان کچھ جھگڑا ہوا، ہم ایک دوسرے سے غصے ہوئے، تو وہ باہر چلے گئے، میرے پاس قیلولہ نہیں کیا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے کسی شخص سے کہا: ذرا دیکھنا کہ علی کدھر ہیں؟ وہ شخص واپس آیا اور عرض کیا: اللہ کے رسول! وہ تو مسجد میں لیٹے ہوئے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ ان کے پاس آئے، تو وہ لیٹے ہوئے تھے۔''

(صحيح البخاري : 3703، صحيح مسلم : 2409، واللّفظ لهٗ)

❁ سیدنا سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے خیبر کے موقعہ پر فرمایا:

لَأُعْطِيَنَّ هٰذِهِ الرَّايَةَ غَدًا رَجُلًا يَّفْتَحُ اللّٰهُ عَلَيْهِ، يُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُولَهٗ وَيُحِبُّهُ اللّٰهُ وَرَسُولُهٗ فَلَمَّا أَصْبَحَ النَّاسُ غَدَوْا عَلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّهُمْ يَرْجُو أَنْ يُعْطٰى، فَقَالَ : أَيْنَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ؟ فَقَالُوا : يَا رَسُولَ اللّٰهِ، يَشْتَكِي عَيْنَيْهِ .

''کل میں اسے جھنڈا دوں گا کہ اللہ تعالیٰ اس کے ہاتھوں فتح عطا فرمائے گا، وہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے اور اللہ اور اس کا رسول ﷺ اس سے محبت

کرتے ہوں گے۔اب ہر ایک کی خواہش کہ جھنڈا مجھے ملے،سو اگلی صبح رسول اللہ ﷺ کے پاس آن پہنچے۔فرمایا:علی بن ابی طالب کہاں ہیں؟عرض کیا:ان کی آنکھوں میں تکلیف ہے۔''

(صحيح البخاري : 4210؛ صحيح مسلم : 2404

❁ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ وَإِنَّكُمْ تَخْتَصِمُونَ إِلَيَّ، وَلَعَلَّ بَعْضَكُمْ أَنْ يَكُونَ أَلْحَنَ بِحُجَّتِهِ مِنْ بَعْضٍ، فَأَقْضِي عَلَى نَحْوِ مَا أَسْمَعُ، فَمَنْ قَضَيْتُ لَهُ مِنْ حَقِّ أَخِيهِ شَيْئًا، فَلَا يَأْخُذْهُ فَإِنَّمَا أَقْطَعُ لَهُ قِطْعَةً مِنَ النَّارِ

''میں ایک بشر ہوں،آپ میرے پاس مقدمات لاتے ہیں،ممکن ہے کہ کوئی اپنے دعویٰ کے دلائل کو بہتر انداز میں سمجھانے کی صلاحیت رکھتا ہو اور میں دلائل کی سماعت کی بنیاد پر اس کے حق میں فیصلہ دے دوں،وہ اگر فیصلہ لینے میں حق بجانب نہ ہوا اور اس کے بھائی کے حق کا ایک بھی ٹکڑا اس کے فیصلے میں آ گیا،تو وہ اس کے لئے آگ کا ٹکڑا ہوگا۔''

(صحيح البخاري : 7168، صحيح مسلم : 1713)

❁ اس حدیث کی شرح میں ابوالعباس قرطبی رحمہ اللہ (٦٥٦ھ) فرماتے ہیں:

''فرمان نبوی:''میں بشر ہی ہوں۔'' میں تنبیہ ہے کہ بشریت میں اصل یہی ہے کہ وہ غیب نہیں جانتا اور اس پر باطنی اُمور پوشیدہ رہتے ہیں،مگر جسے اللہ تعالیٰ کسی چیز پر مطلع کر دے،تو الگ بات ہے۔(نیز اس حدیث میں یہ تنبیہ

بھی ہے کہ) بشر سے سہو اور غلطی سرزد ہو سکتی ہے، مگر جسے اللہ تعالیٰ محفوظ رکھے۔''

(المفهم لما أشكل من تلخيص كتاب مسلم : 153/5)

❁ علامہ سندھی حنفی رحمہ اللہ (۱۱۳۸ھ) لکھتے ہیں:

قَوْلُهُ : «وَإِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ» أَيْ لَا أَعْلَمُ مِنَ الْغَيْبِ إِلَّا مَا أَطْلَعَنِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ كَمَا هُوَ شَأْنُ الْبَشَرِ .

''فرمان نبوی: ''میں بشر ہی ہوں۔'' کا مطلب ہے کہ میں غیب نہیں جانتا، مگر جس پر مجھے اللہ تعالیٰ مطلع کر دے، جیسا کہ جنس بشر کی شان ہے۔''

(حاشية السّندي على سنن ابن ماجه : 51/2)

❁ سیدہ ام علاء رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

وَاللّٰهِ مَا أَدْرِي ـ وَأَنَا رَسُولُ اللّٰهِ ـ مَا يُفْعَلُ بِي وَلَا بِكُمْ .

''اللہ کی قسم! میں اللہ کا رسول ہونے کے باوجود نہیں جانتا کہ میرے اور آپ کے ساتھ کیا ہوگا؟''

(صحيح البخاري : 7018)

❁ ملا علی قاری حنفی رحمہ اللہ (۱۰۱۴ھ) «لَا أَدْرِي» کی شرح میں لکھتے ہیں:

أَيْ لَا أَعْلَمُ الْغَيْبَ . ''میں غیب نہیں جانتا۔''

(شرح مسند أبي حنيفة، ص 524)

❁ سیدہ ربیع بنت معوذ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ایک بچی نے کہا:

فِينَا نَبِيٌّ يَعْلَمُ مَا فِي غَدٍ .

''ہمارے ہاں وہ نبی تشریف فرما ہیں، جو جانتے ہیں کہ کل کیا ہوگا؟''

تو آپ ﷺ نے فرمایا:

لَا تَقُولِي هٰكَذَا. ''یہ نہ کہیں۔''

(صحيح البخاري :4001)

۞ علامہ ملا علی قاری حنفی رحمہ اللہ (١٠١٤ھ) اس حدیث کی شرح میں لکھتے ہیں:

لِكَرَاهَةِ نِسْبَةِ عِلْمِ الْغَيْبِ إِلَيْهِ لِأَنَّهٗ لَا يَعْلَمُ الْغَيْبَ إِلَّا اللّٰهُ وَإِنَّمَا يَعْلَمُ الرَّسُولُ مِنَ الْغَيْبِ مَا أُخْبِرَهٗ.

''(نبی کریم ﷺ نے بچی کو منع اس لیے فرمایا کہ) آپ ﷺ اپنی طرف علم غیب کی نسبت کو ناپسند کرتے تھے، کیونکہ غیب صرف اللہ تعالیٰ جانتا ہے، رسول وہی غیب جانتا ہے، جس کی اسے (بذریعہ وحی) خبر دی جائے۔''

(مرقاة المَفاتيح : 2065/5)

۞ سیدنا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

صَلّٰى بِنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا الصُّبْحَ، فَقَالَ : أَشَاهِدٌ فُلَانٌ؟ قَالُوا : لَا، قَالَ : أَشَاهِدٌ فُلَانٌ؟، قَالُوا : لَا.

''رسول اللہ ﷺ نے ایک دن ہمیں صبح کی نماز پڑھائی، پھر فرمایا: فلاں حاضر ہے؟ صحابہ نے عرض کیا: نہیں۔ فرمایا: فلاں حاضر ہے؟ عرض کیا: نہیں۔''

(مسند الإمام أحمد : 140/5؛ سنن أبي داوٗد : 554، وسندهٗ حسنٌ)

اس حدیث کو امام ابن خزیمہ (١٤٧٧) اور امام ابن حبان رحمہما اللہ (٢٠٥٦) نے صحیح کہا ہے۔

۞ امام حاکم رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

قَدْ حَكَمَ أَئِمَّةُ الْحَدِيثِ يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ، وَعَلِيُّ بْنُ الْمَدِينِيِّ،

وَمُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الذُّهْلِيُّ، وَغَيْرُهُمْ لِهٰذَا الْحَدِيثِ بِالصِّحَّةِ.

''امام یحییٰ بن معین، امام علی بن مدینی اور امام محمد بن یحییٰ ذہلی رحمہم اللہ جیسے محدثین نے اس حدیث کو ''صحیح'' قرار دیا ہے۔''

(المستدرك على الصَّحيحَين :249/1)

❁ سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

جَاءَ عَبْدٌ فَبَايَعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْهِجْرَةِ، وَلَمْ يَشْعُرْ أَنَّهٗ عَبْدٌ، فَجَاءَ سَيِّدُهٗ يُرِيدُهٗ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : بِعْنِيهِ، فَاشْتَرَاهُ بِعَبْدَيْنِ أَسْوَدَيْنِ، ثُمَّ لَمْ يُبَايِعْ أَحَدًا بَعْدُ حَتّٰى يَسْأَلَهٗ : أَعَبْدٌ هُوَ؟.

''ایک غلام نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ہجرت پر بیعت کر لی، لیکن یہ ظاہر نہ کیا کہ وہ غلام ہے، پھر اس کا مالک اس کو لینے کے ارادے سے آ پہنچا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے مالک سے فرمایا: اسے میرے ہاتھ فروخت کر دیجئے، پھر آپ نے اسے دو حبشی غلاموں کے بدلے خرید لیا، اس کے بعد آپ اس وقت تک کسی سے بیعت نہ لیتے تھے، جب تک پوچھ نہ لیتے: کیا یہ غلام ہے؟''

(صحيح مسلم : 1602)

کئی مواقع پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: أَيْنَ السَّائِلُ ''سوال کرنے والا کہاں ہے؟''
یہ بین دلیل ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم عالم الغیب نہ تھے۔

❁❁❁❁❁❁❁